ہیں مگر اہلِ اسلام الا ماشاءاللہ یہ سب کچھ بھاگ بھاگ کر کھاتے ہیں۔ مالِ یتیم کو شیرِ مادر سمجھا جاتا ہے۔ نکاحِ متعہ کو یار لوگوں نے، حدیث شریف سے مستثنیٰ کر لیا تو گدھے کے گوشت کو قصابوں نے حرمت سے استثنا دلا دیا۔ اخبارات میں خرخورانی، مردہ خورانی اور کئی قسم کی دیگر حرام خوری اور حرام خورائی کے واقعات تواتر سے چھپتے رہتے ہیں۔ سرکاری اہلکار کہتے ہیں، گدھے کا گوشت بنانے اور بیچنے پر کوئی قانونی سزا موجود نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں رشوت خوری کی سزا موجود ہے مگر چلتی ہے۔ امتناعِ بدکاری ایکٹ موجود ہے مگر بدکاری چلتی ہے۔ اس لئے ہمارے نزدیک یہ گدھا خورانی ہماری شامتِ اعمال ہے۔ لوگوں نے اسلام کی ہر حرمت توڑ کر، بے شمار حرام مباح کر لئے تو قصابوں نے گدھے کا گوشت بیچنا شروع کر دیا۔ اس کے انسداد اور اس کی فروخت پر پابندی لگانے کیلئے قانونی سزا اگر تجویز کر بھی دی جائے تو کیا فرق پڑے گا۔ کتنے ہی حرام ہیں جو قانون میں بھی حرام ہیں ان پر سزا بھی موجود ہے مگر سب چلتا ہے۔ بات یہ نہیں کہ قانون میں سزا نہیں تو قصاب گدھے کا گوشت بیچنے لگ گئے ہیں بلکہ یہ ہے کہ قصاب اتنے بے درد ہو گئے ہیں کہ اپنے ہی مسلمانوں کو گدھے کا گوشت کھلانے لگ گئے ہیں۔ رہی گھن تو جسے شراب، سود، زنا، غیبت سے گھن نہیں آتی تو اسے گدھے کے گوشت سے کیا آئے گی۔ حرام وحلال کے فیصلے تو اللہ خود کرتا ہے۔ وہ فیصلے اس نے کر دیئے تھے اسلام میں قانون سازی پارلیمنٹ نہیں کرتی، قرآن وحدیث کرتے ہیں اسلام نے زنا پر رجم، سرقہ پر قطع الید جیسی عبرت انگیز سزائیں مقرر کی ہیں وہ سزائیں ہم نے چھوڑ دیں تو مجرم یہاں تک دلیر ہو گئے کہ دوسروں کو گدھے کا گوشت کھلانے لگے۔ غیبت، ہماری مجلسی زندگی کی آرائش ہے، یہ بھائی کا گوشت کھانا ہے اگر لوگ غیبت کر کے مردہ بھائی کا گوشت تمثیلاً نہیں، عملاً کھا سکتے ہیں تو گدھے کا گوشت قصاب کھلا دیں، تو کیا قیامت آجائے گی۔ جب شراب، قمار بازی، زنا، سود، فحاشی، نکاحِ متعہ اور دیگر حرام اشیاءٔ سے بالعمد و بالقصد کراہت جاتی رہی تو لحمِ حمیر سے کراہت خود ہی ختم ہو گئی۔

اسلامی نظریاتی کونسل زندہ باد

طلاق ثلاثہ بمجلس واحدہ کو اس کے قائلین و فاعلین بھی طلاقِ بدعی کہتے ہیں مگر اس کے اثراتِ بد سے بچنے کیلئے حلالہ ملعونہ کا طریقہ تجویز کرتے ہیں۔ ''حرمین'' میں حضرت العلام مولانا حافظ صلاح الدین یوسف اور مولانا مفتی تقی عثمانی کے درمیان طویل مکالمہ قسط وار جاری رہا اور عین اسی وقت اسلامی نظریاتی

کونسل نے طلاقِ ثلاثہ بمجلس واحدہ کو ایک طلاق شمار کرنے کا فتوی جاری کر کے ہمارے مؤقف کی تائید کر دی اور ساتھ یہ سفارش بھی کر دی کہ جو خاوند طلاق مغلظہ دینے کا مرتکب ہو، اسے سزا بھی دی جائے ہم اسے اپنی نہیں بلکہ قرآن و حدیث کی فتح کہتے ہیں۔ اہلِ تقلید کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین مولانا خان محمد شیرانی، اہل حدیث نہیں بلکہ حنفی العقیدہ مقلد ہیں۔

خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود کی عالمِ اسلام کیلئے خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ حافظ عبدالحمید عامر

خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود کی وفات سے عالم اسلام ایک مدبر رہنما سے محروم ہو گیا۔ ان خیالات کا اظہار جامعہ علوم اثریہ جہلم کے مہتمم و نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان حافظ عبدالحمید عامر نے مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث میں ایک خطاب میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز پاکستان سے دلی محبت رکھتے تھے۔ ہر خوشی اور غمی کے موقع پر وہ پاکستانی عوام کے شانہ بشانہ کھڑے ہوئے۔ پاکستان میں کوئی بھی قدرتی آفت آئی خواہ سیلاب کی شکل میں یا زلزلے کی صورت میں۔ انہوں نے اہل پاکستان کے ساتھ محبت کا ثبوت دیتے ہوئے بروقت اور ہر قسم کی مدد کی۔ پچھلے دنوں جب پاکستان شدید سیلاب کی زد میں آیا تو انہوں نے ٹی وی پر عوام سے اپیل کی اور سب سے پہلے اپنی طرف سے بہت بڑے عطیہ کا اعلان کیا اور اس کے بعد سعودی عوام نے دل کھول کر اہل پاکستان سے اپنی محبت کا ثبوت دیا۔ علاوہ ازیں پورے عالم اسلام کی خدمت میں پیش پیش رہتے بالخصوص حرمین شریفین کی توسیع میں انہوں نے بہت بڑا منصوبہ تیار کیا جس پر ان دنوں عمل درآمد ہو رہا ہے۔ مستقبل قریب میں حرمین میں حاجیوں کو کسی تنگی و دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ آل سعود کی عالم اسلام کے ساتھ ایک بڑی محبت کی نشانی مدینہ یونیورسٹی کی شکل میں ہے جہاں پوری دنیا سے 157 ملکوں کے طلبہ سعودی سکالرشپ پر دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں شاہ فہد قرآن کمپلیکس سے ہر سال لاکھوں کی تعداد میں قرآن مجید کا مختلف زبانوں میں ترجمہ و تفاسیر شائع کر کے حج و عمرہ کرنے والوں اور دیگر اسلامی ملکوں میں فری تقسیم کئے جاتے ہیں۔ جامع سلطان جامعہ علوم اثریہ میں جامعہ کے نائب مدیر حافظ عبدالغفور مدنی صدر اہل حدیث یوتھ فورس